www.emarsiya.com

مرثیہ

محشر کی صبح آج نمایاں ہے شام میں
کنبہ شفیعِ حشر کا ہے اژدحام میں
سر ننگے روحِ فاطمہ ہے اہتمام میں
خاصانِ ذوالجلال ہیں بلوائے عام میں

جبرئیل کی خوزادیاں تشریف لائی ہیں
مشکل کشا کی بیٹیاں بندی میں آئی ہیں

ہیں بیچ میں کھلے ہوئے آلِ عبا کے سر
نیزوں پہ ان کے گرد ہیں فوجِ خدا کے سر
بچوں کے سر بزرگوں کے سر اقربا کے سر
روتے ہیں وارثوں کے سروں کو دکھا کے سر

سر رکھ کے زانوؤں پہ جو وارث کو روتے ہیں
ظالم سروں میں نیزوں کی نوکیں چبھوتے ہیں

نیزے پہ حرملہ کے چمکتا ہے اک ہلال
بکھرے ہوئے ہیں چاند سے منہ پر جھنڈ والے بال
اولاد والے کہتے ہیں اے ربِ ذوالجلال
اس بے زباں کے خون کا کس نے لیا وبال

گردش میں ہائے ہائے یہ کس کا ستارہ ہے
لے کر بلائیں کہتی تھی بانو ہمارا ہے

ناگہ ہوا یزید کا دروازہ آشکار
حاضر نقیب و حاجب و دربان و چوبدار
تیغیں علم کئے ہوئے جلاد و نابکار
مجرائی بے حساب تماشائی بے شمار

ایوان میں بھی رقص کا ساماں تمام تھا
پہ انتظارِ عترتِ خیرالانام تھا

www.emarsiya.com

بولے سب ایک بار وہ آئے گناہ گار
آئے قصور وار وہ آئے گناہ گار
جلادو ہوشیار وہ آئے گناہ گار
وہ آئے بے دیار وہ آئے گناہ گار
پہونچے مراد کو سفر اپنا تمام ہے
اترو اسیرو اترو ادب کا مقام ہے
آگے تو آستانۂ سلطانِ شام ہے
دیکھو تو کیا جلال ہے کیا اہتمام ہے

جب سے کہ آسمان خدا نے بنائے ہیں
آلِ رسول آج ہی بندی میں آئے ہیں
اس کی ولا میں عرش کو ہم نے ہلا دیا
گھر پنجتن کا خاک میں بالکل ملا دیا

روکا عمر نے بڑھ کے علم کو سپاہ کو
مجرا پہ اجلاع کے کیا بارگاہ کو
اور ہنس کے دیکھا آلِ رسالت پناہ کو
آواز دی نبیرۂ شیرِ الٰہ کو
سنتا یہ تھا کہ سب کے جگر پہ چھری چلی
اونٹوں سے اتریں بی بیاں کہہ کے یا علی
آنکھیں پھرا کے رہ گئی بانو کی لاڈلی
روحِ حسین کو ہوئی جنت میں بے کلی

ہاں ہاں مہار روکنا اونٹوں کا تھامنا
اب ہے یزید کے درِ دولت کا سامنا
طاقت بدن کی گھٹ گئی اور ضعف بڑھ گیا
اترے جو بے سہارے تو دم سب کا چڑھ گیا

www.emarsiya.com

سینہ میں دم ابھی نہ سمائے تھے یہ غضب
جو آئے ریسماں لیے ہاتھوں میں بے ادب
گھبرا کے پوچھا بیبیوں نے تجویز کیا ہے اب
بولا عمر کہ مجلسِ حاکم میں ہے طلب
منظور ہے کہ روحِ علی پھر ملول ہو
مجمع میں روبکار یئے آلِ رسول ہو

کچھ اب بھی اوڑھنے کیلئے دو گے یا نہیں
حاکم کا سامنا ہو سروں پہ ردا نہیں
لائے ہو اپنے شہر میں یہ بھی حیا نہیں
کیسے عرب ہو تم کو حمیت ذرا نہیں
سیدانیوں کی کچھ تو مدارات چاہیے
چادر بجائے ہدیہ و سوغات چاہیے

مظلومیت سے رو کے یہ مظلوموں نے کہا
حاکم کی یہ خوشی ہے تو پھر عذر ہم کو کیا
بازار میں تو پھر چکے بے مقنع و ردا
آساں کرے گا مشکلِ دربار بھی خدا
حاضر ہیں لے چلو ہمیں گمراہو لے چلو
سر پر نہیں حسینؑ جہاں چاہو لے چلو

وہ بولے اب قبول کوئی التجا نہیں
سب سے حیا ہے پر ہمیں تم سے حیا نہیں
حاکم کے دشمنوں پہ ترحم روا نہیں
مجرم کو احتیاج لباس و ردا نہیں
آلودہ وارثوں کے لہو سے جبیں تو ہے
چہروں پہ اور خاک لگا لو زمیں تو ہے

www.emarsiya.com

بیویں پکاریں سچ ہے حقیقت میں ہے تو ہیں
پر اپنا منھ خاک کے قابل بھی اب نہیں
وہ وقت ہے کہ ہم سے کنارہ کرے زمیں
پیوندِ خاک کیوں نہ ہوئے پیشِ شاہِ دیں

منظور ہے یہی کہ سروں پر ردا نہ ہو
سر ننگے ہی چلیں گے ہم اچھا خفا نہ ہو

پر اتنا نہروداروں کے سر سے پوچھ لیں
شاہِ امم کے فرقِ منور سے پوچھ لیں
دربار جانے کو علی اکبر سے پوچھ لیں
عباسؑ ابنِ حیدرِ صفدر سے پوچھ لیں

مردہ نہ سمجھو زندہ یہ حیدر کے پیارے ہیں
مختار ہم نہیں ہیں یہ مالک ہمارے ہیں

نیزوں پہ نصب تھے جو شہیدوں کے سر تمام
زینب نے بڑھ کے بھائی کے سر کو کیا سلام
چلائی کیوں ذبیحِ خدا شاہِ تشنہ کام
مرضی ہے کیا حضور کی کہتے ہیں کیا امام

دربار مٹ گیا ترا خوں رن میں بہہ گیا
میرے لئے یزید کا دربار رہ گیا

نامِ حسینؑ لے کے جو بچے دہلتے ہیں
سجاد سر جھکائے ہوئے ہاتھ ملتے ہیں
بولو حسینؑ بولو کہ اب دم نکلتے ہیں
آئی ندا کہ تم بھی چلو ہم بھی چلتے ہیں

اِس دم جو سر کھلے ہوئے دربار جاؤ گی
اُمت کے بخشوانے کو محشر میں آؤ گی